بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹م

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بوہری منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ | یکم وفا ۱۳۴۸ ہش | یکم جولائی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۵۰

طلباء قوم کا انتہائی قیمتی سرمایہ ہیں اور قوم کے مستقبل کا دارومدار انہی پر ہے

اگر ہمارے طلباء خلوص و صداقت اور جائز استحقاق کے اوصاف سے پورے طور پر متصف ہو جائیں

تو دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو دنیا کی عظیم ترین طاقتوں میں شمار ہونے سے نہیں روک سکتی

خود غرضی و فریب کاری اور بلا استحقاق حصولِ کامیابی کا رجحان انتہائی خطرناک نتائج پر منتج ہو سکتا ہے

تعلیم الاسلام کالج کے کانووکیشن میں محترم ڈاکٹر حمید الدین کا پُر مغز و فکر انگیز خطبۂ اسناد

ربوہ ۳۰ جون - بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے چیئرمین محترم جناب ڈاکٹر حمید الدین نے کل (۲۹ جون ۱۹۶۹ء بروز اتوار) یہاں تعلیم الاسلام کالج کے سالانہ کانووکیشن میں خطبۂ اسناد ارشاد فرماتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ طلباء قوم کا انتہائی قیمتی سرمایہ ہیں اور قوم کے مستقبل کا تمام تر دارومدار انہی پر ہے۔ آپ نے فرمایا اگر ہمارے طلباء خلوص و صداقت، حقیقت پسندی اور حصول کامیابی کے جائز استحقاق کے اوصاف سے پورے طور پر متصف ہو جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو دنیا کی عظیم ترین طاقتوں میں شمار ہونے سے نہیں روک سکتی۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے خبردار فرمایا کہ خود غرضی و فریب کاری اور بلا استحقاق حصول کامیابی کا رجحان قومی ترقی و عروج کی راہ میں روک ثابت ہو سکتا ہے۔ اور اُس عظمت و عروج کو التوا میں ڈال سکتا ہے جس کا پاکستان بجا طور پر مستحق ہے۔

آپ نے اپنے پُر مغز و فکر انگیز خطبہ میں طلباء میں بعض غلط اور مہلک قسم کے رجحانات اور ان کے اسباب و عوامل کی نشاندہی فرما کر اس امر پر زور دیا کہ یہ صورت حال فکر انگیز ضرور ہے لیکن اس پر مایوس ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ قرآن میں ہی یہ تعلیم دی گئی ہے کہ

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

جمیعًا۔ اس تعلیم کی بنیادی اہمیت کو پورے طور پر سمجھتے ہوئے اگر اصلاح احوال کی کوشش کی جائے تو غلط قسم کے رجحانات کے گرد و غبار کو ہٹا کر فطرت صحیحہ اور تعمیری و تخلیقی صلاحیتوں کو بآسانی نکھارا جا سکتا ہے۔ اور ہمارے موجودہ طلباء قوم کے بہترین معمار ثابت ہو سکتے ہیں۔

آپ نے خطبہ کے آخر میں تعلیم الاسلام کالج کے اعلیٰ تعلیمی معیار، شاندار نتائج، متعدد سکالرشپس کے حصول، کھیلوں اور زائد از نصاب مجلسی سرگرمیوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے اور طلباء کو کردار سازی کے اوصاف سے متصف کرنے پر کالج کے سربراہ، ممبران اسٹاف اور طلباء کو مبارکباد دی۔

سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات کی اس سادہ و پُروقار تقریب میں جس میں محترم جناب ڈاکٹر حمید الدین نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان افسران صیغہ جات اور بعض مبلغین سلسلہ کے علاوہ امیر مقامی حضرت مولانا ابو العطاء صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز اور تقسیم اسناد

تقریب کے آغاز سے قبل ساڑھے سات بجے صبح حسب روایت کالج کے جملہ اساتذہ محترم جناب ڈاکٹر حمید الدین صاحب اور پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب قائمقام پرنسپل کی معیت میں جلوس کی شکل میں کالج ہال میں داخل ہوئے۔ جونہی جلوس ہال میں داخل ہوا جملہ حاضرین نے احتراماً ایستادہ ہو کر ان کا استقبال کیا۔ پرنسپل اور مہمان خصوصی کے سٹیج پر رونق افروز ہونے اور اساتذہ کرام کے اپنی اپنی مخصوص نشستوں پر بیٹھنے کے بعد محترم پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد نے محترم پرنسپل صاحب سے جلسہ تقسیم اسناد کا افتتاح فرمانے کی درخواست کی۔ چنانچہ پرنسپل صاحب نے جلسہ کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے طالب علم عزیز مشہود الحق نے کی۔ انہوں نے سورۃ البقرہ کے آخری رکوع کی خوش الحانی سے تلاوت کرنے کے بعد تلاوت کردہ آیات کا اردو ترجمہ بھی سنایا۔

بعدہٗ محترم پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد نے علی الترتیب بی اے اور بی ایس سی کے امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو محترم پرنسپل صاحب کی خدمت

(باقی دیکھیں صفحہ ... پر)

اخبار احمدیہ

ــ ۰ مری ۲۷ احسان - بذریعہ تار

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ــ ۰ ربوہ ۳۰ احسان - محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد آجکل مغربی پاکستان کی بعض جماعتوں کے دورہ پر ہیں۔ آپ کے متعلق پرسوں اطلاع موصول ہوئی تھی کہ کوئٹہ کے سفر میں آپ کو خون کی قے آئی تھی جس کے بعد آپ بہت بیمار ہو گئے۔ کوئٹہ میں ڈاکٹروں نے آپ کا معائنہ کر کے علاج تجویز کیا ہے۔

کل بذریعہ فون کوئٹہ سے یہ اطلاع ملی ہے کہ محترم قاضی صاحب موصوف کی طبیعت اب حوصلہ افزا بہتر ہے علاج جاری ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم قاضی صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

ــ ۰ مجلس عاملہ انصار اللہ کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ میں حاضری کے بارے میں مندرجہ ذیل فیصلہ فرمایا ہے۔ تمام عہدیداران از راہ کرم نوٹ فرما لیں۔

"ناظمین - ناظمین اضلاع - زعماء اور زعماء اعلیٰ کی مرکزی اجتماع میں حاضری ضروری قرار دی جاتی ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ صدر مجلس انصار اللہ سے قبل از وقت رخصت لے لیں۔"

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم وفا ۱۳۴۸ ہش

الٰہی حد بندیاں

مغربی تہذیب کے زیر اثر آج ہمارے ملک میں بھی نوجوان آزادی آزادی کا نعرہ لگاتے نہیں تھکتے۔ حالانکہ سوچا جائے تو معلوم ہوگا یہ آزادی کا نعرہ لگانے والے خود بھی پابندیوں کے ہزاروں زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں، جن کا خیال ان کے دل سے آزادی کا نعرہ لگاتے وقت نکل جاتا ہے۔ ذیل میں ہم اس مضحکہ خیز صورت حال کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا ایک چھوٹا سا مگر لطیف خطبہ ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ فھو ھذا!

" آج کل لوگوں کے یہ بات ذہن نشین کی جاتی ہے کہ آدمی آزاد ہے مگر جب پوچھا جاوے۔ کہ جو رہی آزاد ہے زانی بھی آزاد ہے۔ تو حیرت زدہ ہو کر عجیب عجیب طور پر جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور پھر اپنے طور پر کچھ حد بندیاں کرنے لگتے ہیں۔ گویا اپنے قول کی آپ ہی تردید کر لیتے ہیں۔ میں نے آج کل کے تعلیم یافتوں سے پوچھا ہے۔ کہ جیسے تم آزاد بنتے ہو۔ اگر تمہارے ماں باپ بھی اسی قسم کی آزادی اختیار کر لیں۔ تو تم کیسی مشکلات میں پڑتے ماں پرورش ہی نہ کرتی اور یوں کہتی کہ چلو مجھے کیا پڑی ہے اس کا بول براز سنبھالوں اور یہ سوئے اور میں راتوں کو جاگوں۔ تیمارداری میں جان تک ہلکان کر دوں۔ باپ کہے چلو ہمیں کیا ضرورت ہے۔ خواہ مخواہ اسے خرچ دیں۔ غرض سب کے دماغ میں آزادی کی ہوا سما جائے تو یہ کارخانہ دم میں تباہ ہو جائے۔ ایسے ہی ایک دہریہ خیالات سے دجس کا قول تھا کہ اسلام کے اس قدر احکام کی پابندی مشکل ہے) میں نے پوچھا کیا تم میونسپلٹی کے قوانین کی متابعت نہیں کرتے پولیس کے قانون کو نہیں مانتے۔ ضابطہ فوجداری کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے۔ سوسائٹی کے رول کی قدر نہیں کرتے۔ کیا تم طبعی قوانین کا لحاظ نہیں رکھتے۔ اور کیا ان کا مجموعہ قرآن کریم سے بہت بڑا نہیں ہے۔ تو وہ بہت نادم ہوا۔ عیسائیوں کے دماغ میں آزادی سمائی تو شریعت کو لعنت قرار دیا۔ مگر ان کی سوسائٹی کے رول اس قدر ہیں کہ ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

ایک عالم کے منہ سے ایک بات نکلی جو میرے لئے نکتہ معرفت ہو گئی کہ پہلے تو میں اللہ سے ڈرتا تھا۔ مگر جوں جوں علم بڑھتا تھا تو یہ خشیت کم ہوتی گئی۔ یہ اس لئے کہ ایسی کتابیں نہیں پڑھائیں کہ جن سے خشیت بڑھے۔

مدارس کے بارے میں تو یہ بحث پیش آ گئی۔ کہ کس مذہب کی کتاب پڑھائی جاوے۔ میں کہتا ہوں کہ انجیل کا ابتدا اور انتہاء اور قرآن مجید کا ابتدا اور انتہا دیکھ لو۔ اور ان کا مقابلہ کرو۔ ایک الحمد ایسی جامع دعا ہے کہ دنیا اس کی مثل سے عاجز ہے اور اخیر تمام دکھوں سے بچنے کی راہ بتاتی" "دوسری میں ایک نسب نامہ ہے۔ جو اخلاق و روح کے لئے کچھ مفید نہیں اور اخیر میں یہ لکھا ہے کہ وہ پھانسی دے دیا گیا۔ غرض علماء میں تو خشیت نہیں۔ اور عوام کالانعام ان کے تابع ہوتے۔ گدی نشینوں کی حالت اس سے ناگفتہ بہ۔ امراء اپنی دولت میں مست۔ پھر اخبار نویس ہیں وہ دوسروں کی اصلاح پر تو تیار ہیں مگر اپنی اصلاح کے لئے کوئی کہہ دے تو اڑنے کو تیار ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے۔ جب تم کسی ناصح کی نصیحت کی قدر نہیں کرتے۔ تو تمہارا کیا حق ہے کہ اپنی نصیحت کو منواؤ۔

پس میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ الٰہی حد بندیوں کو نگاہ رکھو اور ہر وقت نفس کا محاسبہ کرتے رہو۔ کل کے واسطے تم نے کیا تیاری کی ہے۔"

(بدر جلد ۹ نمبر ۲۷ مورخہ ۶ مئی ۱۹۰۹ء)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اظہار شکر نعمت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرٰى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلٰى عَبْدِهِ.

(ترمذی کتاب الادب)

ترجمہ۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے فضل اور اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھے۔ یعنی خوشحالی کا اظہار اور توفیق کے مطابق اچھا لباس اور عمدہ رہن سہن اللہ تعالے کو پسند ہے بشرطیکہ اس میں تکبر اور اسراف کا پہلو نہ ہو۔

نیکی میں تعاون

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ حَاجَةِ الْعَبْدِ مَا دَامَ الْعَبْدُ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ.

ترجمہ۔ حضرت زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالے اس وقت تک انسان کی ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے۔ جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے کوشاں رہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

- اخبار الفضل -

خود خرید کر پڑھے۔

اجرامِ فلکیہ میں آبادیوں کے متعلق قرآنی شہادت

"خدا تعالیٰ زمین اور آسمانوں کی مخلوق کو ملانے پر قادر ہے"

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

قرآن مجید کا آغاز "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" سے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو سب جہانوں اور تمام عالمین کا رب ہے وہی ہر قسم کی حمد و ستائش کا مستحق ہے۔ لفظ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے ظاہر ہے کہ ہماری دُنیا کے علاوہ اور بھی دنیائیں موجود ہیں اور ہر دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت جلوہ فرما ہے۔

ان دنیاؤں کی تعداد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا هُوَ (المدثر: ۳۱) کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی اللہ کی مخلوق کا پورا علم نہیں رکھتا۔ وہی ہے جو اپنے لشکروں کی صحیح تعداد کو جانتا ہے۔

قرآن مجید کا اعلان ہے کہ زمینوں اور آسمانوں میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہوتی ہے اور ہر مقام پر اس کی حمد کرنے والے موجود ہیں۔ ہر جگہ اس کی الوہیت کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ فرمایا:-

یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ (الحشر: ۲۴)

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز خدائے عزیز وحکیم کی تسبیح کرتی ہے۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ۔ (الروم: ۱۸)

آسمانوں اور زمین میں اس کی حمد قائم ہے شام کو بھی اور اس وقت بھی جب تم ظہر میں داخل ہوتے ہو۔

وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ وَّهُوَ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْمُ۔ (الزخرف: ۸۴)

اللہ ہی آسمان میں الٰہ اور وہی زمین پر معبود ہے۔ وہ حکیم و علیم ہے۔

ایسی بیسیوں آیات قرآن مجید میں موجود ہیں جو مومن کی نگاہ کو زمین سے اُٹھا کر بلند آسمانوں تک لے جانے کا موجب ہیں۔ قرآنی آیات اسے اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ وہ کائنات عالم کے ذرّہ ذرّہ کی تسخیر کے اختیارات دے کر بھیجا گیا ہے اس کا فرض ہے کہ زمین کے علاوہ آسمانوں کے اسرار و غوامض کی کنہ تک بھی پہنچے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (آل عمران: ۱۹۱)

کہ عقلمند لوگ وہ ہیں جو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے یعنی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کی زبانوں پر بے ساختہ آجاتا ہے کہ اے ہمارے خدا! تُو نے یہ سلسلۂ کائنات عبث پیدا نہیں فرمایا۔ تو اس سے پاک ہے ہمیں آگ کے عذاب سے بچائیو۔

اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ۔ (یونس: ۶)

کہ خدا ترس اور تقویٰ شعار لوگوں کے لئے رات و دن کے تسلسل اور آسمانوں اور زمین کی مخلوق میں بہت سے نشان ہیں۔

اب ہم ذیل میں وہ تمام آیاتِ قرآنی مع ترجمہ درج کرتے ہیں جن سے صاف طور پر مترشح ہوتا ہے کہ زمین کے علاوہ آسمانی اجرام میں بھی اللہ تعالیٰ کی باشعور مخلوق ہے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید بھی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

(۱) وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِکَةُ وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ۔ (النحل: ۱۴)

ترجمہ:- "آسمانوں اور زمین کے تمام جاندار وجود اور ملائکہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتے ہیں اور وہ تکبّر نہیں کرتے۔"

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ آسمانوں میں بھی ملائکہ کے علاوہ ایسی مخلوق ضرور موجود ہے جس پر دَآبَّةٍ کا لفظ اطلاق پذیر ہوتا ہے جس طرح کہ دَآبَّةٍ زمین پر موجود ہیں۔

(۲) وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا یَسْتَحْسِرُوْنَ (الانبیاء: ۱۹)

ترجمہ:- "اللہ ہی کے لئے ہیں تمام وہ ذی شعور وجود جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور جو لوگ اللہ کے پاس ہیں وہ نہ اس کی عبادت بجالانے سے تکبّر کرتے اور نہ تھکتے ہیں۔"

یاد رہے کہ عربی زبان میں "مَنْ" اور "مَا" کے استعمال میں عام طور پر یہ فرق ہوتا ہے کہ مَنْ ذوی العقول کے لئے آتا ہے اور مَا غیر ذوی العقول کے لئے۔

(۳) اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ۔ (آل عمران: ۸۳)

ترجمہ:- "کیا یہ لوگ اللہ کے غیر کی اطاعت چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کے تمام ذی شعور وجود طوعاً و کرہاً اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کر رہے ہیں اور سب اسی کی طرف ہی لوٹائے جائیں گے۔"

(۴) تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ۔ (الاسراء: ۴۴)

ترجمہ:- ساتوں آسمان اور زمین اور ان کے تمام ذی شعور وجود اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں۔ ہر چیز اسی کی حمد و تسبیح کرتی ہے۔

(۵) وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ۔ (الرعد: ۱۵)

ترجمہ:- آسمانوں والے اور زمین والے ذوی العقول افراد طوعاً یا کرہاً اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔ نیز صبح و شام کے اوقات میں ان کے سائے بھی۔

(۶) اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ۔ (یونس: ۶۶)

ترجمہ:- خبردار آسمانوں اور زمین کے سب ذوی العقول وجود اللہ تعالیٰ کے اختیار کے نیچے ہیں۔

(۷) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَکَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَکَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ۔ (الحج: ۱۸)

ترجمہ:- کیا تجھے معلوم نہیں کہ آسمانوں کی سب ذی شعور مخلوق اور ایسا ہی زمین والے نیز سورج، چاند، ستارے پہاڑ۔ درخت، چوپائے اور بہت سے انسان سب اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کر رہے ہیں اور بہتوں پر عذاب مقرر ہو گیا ہے۔

(۸) وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ۔ (المؤمنون: ۷۱)

ترجمہ:- اگر حق ان کی خواہشوں

کے تابع ہوا کرتا تو آسمان، زمین اور انکی ساری آبادیوں میں فساد برپا ہوجاتا۔

(۹) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُسَبِّحُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَہٗ وَتَسْبِیْحَہٗ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ۔

(النور: ۴۱-۴۲)

ترجمہ:۔ کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ آسمانوں والے اور زمین والے خدا تعالےٰ کی تسبیح کررہے ہیں اور پرندے بھی قطاریں باندھے ہوئے ہر ایک کو اپنی عبادت اور تسبیح کا طریق معلوم ہے اور اللہ تعالےٰ ان کے کاموں کو بخوبی جانتا ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالےٰ ہی کی ہے اور اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔

(۱۰) وَلَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلٌّ لَّہٗ قٰنِتُوْنَ

(الروم: ۲۶)

ترجمہ:۔ اللہ ہی کے قبضہ میں وہ سب ذی شعور وجود جو آسمانوں میں ہیں یا زمین میں ہیں۔ وہ سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔

(۱۱) وَلِلّٰہِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا۔

(الفتح: ۴)

ترجمہ:۔ آسمانوں اور زمین کے لشکر خدا تعالےٰ ہی کے ہیں۔ اللہ تعالےٰ خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

(۱۲) فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ ... وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

(الجاثیہ: ۳۶-۳۷)

ترجمہ:۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں کا بھی رب ہے اور زمین کا بھی۔ وہی رب العلمین ہے۔ اسی کی کبریائی آسمانوں اور زمین میں ہو رہی ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

(۱۳) یَسْئَلُہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ۔

(الرحمٰن: ۲۹)

ترجمہ:۔ آسمانوں کے سب وجود اور زمین کے بھی اللہ تعالےٰ سے ہی حاجت روائی چاہتے ہیں۔ وہ ہر روز اپنی نئی اور عظیم شان میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

(۱۴) وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ نُفِخَ فِیْہِ اُخْرٰی فَاِذَا ھُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ

(الزمر: ۶۸)

ترجمہ:۔ بگل میں آواز دی جائیگی تو آسمانوں اور زمین کے سب ذی شعور وجود بجز ان کے جن کو خدا چاہے گا بے ہوش ہوجائیں گے۔ اور دوسری مرتبہ آواز سے وہ اچانک کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔

(۱۵) اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ وَّاَنْ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُھُمْ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۢ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ۔

(الاعراف: ۱۸۶)

ترجمہ:۔ کیا ان لوگوں نے آسمانوں کی بادشاہت اور زمین کے نظام پر غور نہیں کیا۔ نیز خدا کی ہر مخلوق پر نظر نہیں کی۔ ہوسکتا ہے کہ ان کی تباہی کی گھڑی سر پر ہو۔ پھر وہ قرآن کے علاوہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟

(۱۶) اَلَمْ تَرَوْا کَیْفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْھِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا۔

(نوح ۱۵-۱۶)

ترجمہ:۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالےٰ نے آسمانوں کا نظام کس طرح مکمّل اور مطابق بنایا ہے اور ان آسمانوں میں ہر جگہ چاند بطور نور اور سورج بطور ذاتی چمکنے والے چراغ کے کام پر مقرر کردیا ہے۔

(۱۷) ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰھَا رَفَعَ سَمْکَھَا فَسَوّٰھَا وَاَغْطَشَ لَیْلَھَا وَاَخْرَجَ ضُحٰھَا۔ (النازعات: ۲۷-۲۹)

ترجمہ:۔ کیا تم اپنی پیدائش میں زیادہ پختہ ہو یا آسمان جسے اللہ نے بلند کیا اور اس کے نظام کو مکمل فرمایا ہے اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کی چاشت کو روشن کیا ہے۔

(۱۸) وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتْ۔

(التکویر: ۱۰-۱۱)

ترجمہ:۔ وقت آئے گا جب صحیفے اور اخبارات و جرائد بکثرت شائع ہوں گے اور آسمانوں کی باریکیوں کو معلوم کیا جائے گا گویا آسمان کی کھال اُتاری جائے گی۔

(۱۹) یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ۔

(الرحمٰن: ۳۴)

ترجمہ:۔ اے جنّوں اور انسانوں کے گروہ اگر تم آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کے کناروں سے نفوذ کرسکتے ہو تو ایسا کرو۔ مگر یاد رکھو کہ جہاں تک بھی تمہاری رسائی ہوگی وہاں پر ہماری حکومت اور اقتدار موجود ہوگا۔

(۲۰) وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْھِمَا مِنْ دَآبَّۃٍ وَھُوَ عَلٰی جَمْعِھِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ۔

(الشورٰی ۲۹)

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ کی ہستی کے دلائل میں سے ہے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین میں جاندار وجود پھیلائے ہیں اور وہ ان کو ملانے پر جب چاہے گا قدرت رکھتا ہے۔

اِن آیات پر تدبّر کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی اجرام میں اللہ تعالےٰ نے مخلوقات پیدا کر رکھی ہیں اور وہاں پر بھی خدائی نظام کے ماتحت تسبیح و تحمید ہوتی ہے اور وقت آنے پر ایسا ہونا ممکن ہے کہ زمینی انسانوں اور اجرام کی آبادیوں میں اتصال اور رابطہ پیدا ہوسکے۔ قرآن مجید کا یہ بیان قرآن مجید کی ایک عظیم الشان صداقت ہے اور اس کے عالمگیر کلام خدا ہونے پر محکم دلیل ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد

"اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس رنگ میں قربانی کریں کہ وہ بہت جلد نتیجہ خیز ہو۔۔۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں میں سے بعض کو دُور دراز ملکوں میں بغیر ایک پیسہ لئے نکل جانے کا حکم دیا گیا تو آپ لوگ اس حکم کی تعمیل میں نکل کھڑے ہوں گے۔ اگر بعض لوگوں سے ان کے کھانے پینے اور پہننے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا تو وہ اس مطالبہ کو پُورا کریں گے۔ اگر بعض لوگوں کے اوقات کو پُورے طور پر سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کردیا گیا تو وہ بغیر چون وچرا کئے اس پر رضامند ہوجائیں گے اور جو شخص ان مطالبات کو پُورا نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا۔"

(وکالتِ دیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نادر و بیش قیمت کتب کی نمائش

افتتاحی تقریب میں پیش کردہ استقبالیہ ایڈریس

گزشتہ دنوں جماعت احمدیہ کراچی نے سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر نادر اور بیش قیمت کتب اور قلمی مسودات کی نمائش کا وسیع پیمانے پر اہتمام کیا تھا۔ مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ ہجری مطابق ۲۹ مئی ۶۹ء کو مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جج جناب جسٹس قدیر الدین صاحب نے اس کا افتتاح کیا اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کراچی کے امیر جناب چوہدری احمد مختار صاحب نے جو استقبالیہ ایڈریس پڑھا وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

صدر محترم و حاضرین کرام!

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحم سے گذشتہ سال ہمیں قرآن کریم کے چودہ سو سالہ جشن نزول کے موقعہ پر تراجم قرآن کریم کی نمائش منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی تھی اور ناظرین نے اس کو بہت پسند فرمایا تھا اور اپنے دلی خوشکن تاثرات اور جذبات کا اظہار فرمایا تھا۔ ہم نے اسی وقت یہ ارادہ کیا تھا کہ آئندہ سال ہم صاحب قرآن عظیم رسول کریم سرور کائنات فخر موجودات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مطہرہ اور سیرت مقدسہ جو کان خلقہ القرآن کی مصداق تھی ایک نمائش کی صورت میں پیش کریں۔ چنانچہ امسال سیرت کونسل کراچی نے شب و روز کی مساعی سے اس نمائش کا انتظام کیا ہے۔ اور آج کی یہ سادہ پُر وقار تقریب اسی بابرکت نمائش کے افتتاح کے لئے منعقد کی گئی ہے۔

حضرات! یہ امر انتہائی طور پر باعث مسرت ہے کہ اس بابرکت نمائش کا آغاز اس مبارک دن سے ہو رہا ہے جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم میلاد ہے اور اس ماہ ربیع الاول میں ملک بھر میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے اور دیگر دینی تقریبات انعقاد پذیر ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ تمام ماہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک میں صرف ہوتا ہے۔ ایسے موقعہ پر سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتب نادرہ اور گرانقدر لٹریچر اور مخطوطات کی نمائش یقیناً بہت مفید اور لوگوں میں حضور علیہ السلام کی سوانح حیات اور سیرت کے پاک گوشے جاننے اور اس کے مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کا موجب ہوگی

سامعین کرام! آپ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ تمام سلسلۂ انبیاء میں یہ خصوصیت صرف ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے کہ آپ کی حیات مبارکہ اور سیرت طیبہ پر کتب بڑی کثرت سے اکناف عالم کی مختلف زبانوں میں شائع ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں اس لئے ان تمام کتب کو پیش کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ تاہم سیرت کونسل نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ ابتدائے اسلام سے تا ایندم دنیا کی مختلف زبانوں میں اپنوں اور بیگانوں کی طرف سے شائع ہونے والے بیشتر لٹریچر کو یکجائی صورت میں پیش کر دیا جائے۔ ان کتب کا مشاہدہ نہ صرف ہمارے بزرگوں کی مساعی جمیلہ سے متعارف کرنے کا باعث ہوگا۔ بلکہ ہمارے لئے ازدیاد علم و ایمان کا موجب ہوگا۔

حضرات! خدا تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باوجود کو بنی نوع انسان کے لئے قیامت تک کیلئے اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے۔ اور اب تمام مدارج روحانی صرف اور صرف آپ کی متابعت اور آپ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر اٹھانے سے دستیاب ہو سکتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

کہ انسان کے لئے بہترین نمونہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لئے آپ کے تتبع کے بغیر کوئی بھی روحانی نعمت میسر نہیں آسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ عاشقان وصل الٰہی اور سالکان راہ ہدایت نے عشق رسول اور فنا فی الرسول کو ہی معراج روحانی قرار دیا ہے اور اس امر کی تلقین فرمائی ہے کہ

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمد ہست برہانِ محمدؐ
(حضرت بانی جماعت احمدیہ)

اس لحاظ سے حضور علیہ السلام کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کے لئے آپ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ اور اس سے واقف ہونا ازبس ضروری ہے۔ چنانچہ نمائش اس مقصد کے حصول کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سامعین کرام! یہ نمائش اس صداقت آسمانی کا زندہ شاہکار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے۔ تو اس میں بھی اس طرف اشارہ ہے کہ آپ کی تعریف و توصیف دنیا میں کثرت سے کی جائے گی اور

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَى

کے مطابق قیامت تک ہر آنے والا دن آپ کی شان و عظمت کو دوبالا کرنے کا باعث ہوگا اور خدا کا برگزیدہ نبی جو رسولوں کا فخر اور مرسلوں کا تاج ہے۔ ساری دنیا میں قبول کیا جائے گا۔ اور ہر طبقہ کے لوگ ہمیشہ ہمیش کے لئے آپ کے محامد بیان کرتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ یہ نمائش حضور علیہ السلام کے اسم بامسمیٰ ہونے کا عملی ثبوت ہے۔

غرض سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر بین الاقوامی زبانوں میں مطبوعہ کتب اور مخطوطات کی نمائش ایک منفرد کوشش ہے اور یقیناً یہ انتہائی دلچسپ اور دور رس نتائج کی حامل ہوگی، اور یہ امر ہمارے لئے مزید باعث مسرت ہے کہ اس مبارک اور بابرکت نمائش کا افتتاح ہمارے ملک کے نامور عادل جج جناب جسٹس قدیر الدین صاحب سینئر جج ہائی کورٹ کراچی بنچ فرما رہے ہیں ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے باوجود عدیم الفرصتی کے ہماری درخواست کو قبول فرمایا اور اس کے افتتاح کے لئے تشریف لائے ہیں جزاه الله احسن الجزاء۔

اسی طرح ہم ان تمام حضرات اور اداروں کے بھی ممنون ہیں کہ جنہوں نے اس کار خیر میں دست تعاون بڑھایا اور اس روحانی مائدہ کو بہتر رنگ میں پیش کرنے کے قابل بنایا۔ آخر میں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے اور ہمیں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

داخلہ جے وی کلاس چنیوٹ

حسب اطلاع منجانب مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ نارمل سکول چنیوٹ داخلہ جے وی کے لئے درخواستیں انمکرم کی خدمت میں ۱۸-۶۹ تک بصیغہ رجسٹری پہنچنی ضروری ہیں۔

شرائط: عمر ۱۷ تا ۲۲ - قابلیت میٹرک

درخواست کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول ارسال ہوں (۱) سند میٹرک (۲) پروویژنل کیریکٹر سرٹیفکیٹ (۳) حاصل کردہ نمبروں کی تصدیق (۴) سرٹیفکیٹ تدریسی تجربہ اگر ہو (۵) نقل اندراجات رجسٹر داخل خارج آخری سکول بانصدیق ڈپٹی صاحب ضلع۔ داہارہ سکونت (۶) تصدیق ڈی آئی صاحب مدرسں بصورت پسر مدرس (۷) ڈسچارج سرٹیفکیٹ بصورت سابق فوجی۔ (۸) سرٹیفکیٹ ڈی سی صاحب بصورت فرو پست اقوام۔ (ناظر تعلیم)

باموقعہ قابل فروخت مکان

محلہ دارالنصر غربی ربوہ میں ایک نہایت ہی باموقعہ پختہ مکان فوری قابل فروخت ہے۔

معرفت روزنامہ الفضل ربوہ

درخواست دعا

میری چھوٹی بچی عزیزہ فرحانہ یاسمین چند دنوں سے بیادِ خسرہ بیمار رہی ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بچی کو جلد صحت عطا فرمائے۔

خاکسار حمیدہ الدین - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

نمبر شمار	اسمائے معطیان	رقم عطیہ
۱	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ کیپٹن ملک خادم حسین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	۳۰
۲	مکرم مستری عبد الحکیم صاحب فورٹ سنڈیمن	۱۰۰
۳	" " لال خان صاحب	۲۰۰
۴	" چوہدری رحمت علی صاحب مسلم سرگودہا	۱۰۰
۵	" ملک عبد الوہاب صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ	۳۰۰
۶	محترمہ زبیدہ چوہدری صاحبہ معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ	۱۰۰
۷	" زینب بی بی صاحبہ دار النصر ربوہ	۳۰۰
۸	مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ سیالکوٹ	۳۰۰
۹	" چوہدری عبد العزیز صاحب محتسب سلسلہ احمدیہ ربوہ	۲۰۰
۱۰	" پروفیسر چوہدری انور حسن صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ حال دار البرکات	۱۱۰
۱۱	" مولوی محمد ابراہیم صاحب نائب انسپکٹر تحریک جدید ربوہ	۱۰
۱۲	محترمہ اہلیہ صاحبہ " " ربوہ	۱۰
۱۳	" چوہدری عطاء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر بذریعہ حلقہ دار الصدر غربی ب ربوہ	۲۵
۱۴	" چوہدری بشیر احمد صاحب گروپ انسپکٹر ریلوے (سرگودھا) دار النصر غربی ربوہ	۳۰۰
۱۵	مکرم محمود احمد صاحب چوکیدار دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ	۳۰۰
۱۶	" ملک عبد اللطیف ستکوہی حلقہ سنت نگر لاہور دور خلافت کے ۵۲ سالہ پر ایکصد روپیہ فی سال	۵۲۰۰
۱۷	" چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب حلقہ سنت نگر لاہور	۵۰
۱۸	" مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ باندھی	۴۰
۱۹	" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی دار الرحمت وسطی ربوہ منجانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، " حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، " والدین مرحوم، " خود — ۲۰/- ، ۲۷/- ، ۵۶/- ، ۲۰۳/-	۲۰۳/-
	" خورشید سلمیٰ صاحبہ اہلیہ خود و بچگان	۵۰۰
۲۰	مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریک جدید ربوہ	ایک ہزار روپیہ

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

دعائے نعم البدل

مورخہ ۲۰ رجون ۱۹۶۹ء بوقت تقریباً پونے سات بجے شام عزیزم طاہر احمد ولد چوہدری بشارت احمد صاحب بعمر ۱۲ سال آسمانی بجلی گرنے سے اچانک فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزم نہایت شریف ہونہار با اخلاق اور مخلص احمدی بچہ تھا۔ قرآن کریم کی حفظ کلاس میں داخل تھا اور ابھی سات پارے حفظ کئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول کی جماعت دہم میں بھی زیر تعلیم تھا۔ اس کی وفات کا صدمہ نہایت جانکاہ اور دلدوز ہے۔ مرحوم کے والد اور والدہ صاحبہ بھی حادثہ کے وقت موجود نہیں تھے۔ بچہ اپنی دادی اور چچا کے پاس تعلیم حاصل کرتا تھا۔ مگر خدا کی اچانک اور فوری تقدیر کا شکار ہو گیا۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیک اور معصوم بچے کے درجات بلند کرے اور اس کو اپنے لو احقین

کامیابی پر الحمد للہ کہنے کا عملی نمونہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہر کامیابی پر خدا تعالیٰ کی راہ میں کچھ نہ کچھ بطور شکرانہ خرچ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ کامیابی پر الحمد للہ کہنے کا ایک عملی نمونہ ہے۔"

جو احباب جماعت کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں اپنی ہر کامیابی کے موقعہ پر مساجد ممالک بیرون کا حق ادا کرکے شکرانہ ادا کرنے میں شامل ہوں۔ اور اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنا نام علی احمد بتاتا ہے اور یہ نام اس کے دائیں بازو کی کلائی پر کھدا ہوا ہے۔ عمر تقریباً ۲۵/۳۰ سال قد ۵ فٹ ۶ انچ جس کا سادہ رنگ۔ سرگودھا۔ جھنگ کی زبان بولتا ہے۔ اپنے آپ کو بڑا کاروباری ظاہر کرتا ہے۔ اپنے رشتہ داروں کو احمدی بتاتا ہے لیکن دین اچھا نہیں ہے۔ احباب محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

انصار اللہ کی مالی ضروریات

اگر مجلس انصار اللہ کا ہر رکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کو "ان مجالس میں شامل ہونا درحقیقت اپنے ایمان کی حفاظت کرنا اور اپنی ان ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے جو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ہم پر عائد ہیں۔ اور خدا اور اس کے رسول نے جو احکام دئیے ہیں۔ ان کے نفاذ اور اجراء میں حصہ لینا صرف میرا فرض نہیں۔ بلکہ ہر شخص کا فرض ہے" کو اچھی طرح سے ذہن نشین کرے تو مجلس کی مالی حالت بہت مضبوط ہو سکتی ہے۔ اور مجلس کے منظور شدہ پروگرام بطریق احسن کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میں آجکل بوجہ درد میں آنکھ میں زخم کے تکلیف میں ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس تکلیف سے نجات عطا فرما دے۔

(جمعدار فضل الدین اوورسیر کوارٹر ۹ صدر انجمن احمدیہ)

۲۔ خاکسار بعض ناگہانی پریشانیوں کی وجہ سے سخت متفکر ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری جملہ پریشانیاں دور فرما دے۔

(عبد الرحمان ستشیزان ہوٹل لائلپور)

کے لئے موجب شفاعت بنا دے اور والدین کو اس کا نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔

(محمد ابراہیم شاد چوہدری چک ۱۲ ضلع شیخوپورہ)

اجتماعی اور قومی زندگی کا ناسور

رشوت

یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ جس معاشرہ میں رشوت سرایت کر جائے وہ کبھی متوازن اور مستحکم نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور رشوت دینے والے اور دونوں کے درمیان دلالی کرنے والے تینوں پر لعنت بھیجی ہے ایک حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے کہ رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں جہنم میں جائیں گے۔

رشوت اس درجہ سے ایک قبیح فعل ہے کہ اس کی بنیاد ناانصافی پر رکھی گئی ہے کوئی شخص بھی کسی جائز کام کے لئے رشوت دینے پر کبھی آمادہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جائز کام تو رشوت کے بغیر بھی ہوتے رہتے ہیں رشوت کے متعلق واقعات تو روزانہ سننے میں آتے ہیں لیکن اس کے بارے میں سب سے بڑا واقعہ برطانیہ میں پیش آیا ہے برطانیہ کے لوگوں نے یہ خبر بڑی حیرت سے سنی کہ عدلیہ کا ایک جج رشوت میں ملوث پایا گیا۔ جج معطل ہو گیا۔ اور اس کے خلاف تحقیقات کرنے کے لئے اعلیٰ ججوں کا ایک ٹریبونل قائم کیا گیا۔ کافی عرصہ سماعت ہوتی رہی اور ساتھ ہی طرح طرح کی قیاس آرائیاں بھی جاری رہیں مگر ٹریبونل نے جج کو باعزت طور پر بری کر دیا۔ ایک دوست نے جج سے پوچھا کہ آپ کس طرح بری ہو گئے۔ جبکہ آپ کے خلاف شہادتیں معقول اور مکمل تھیں۔ جج نے سرگوشی کے انداز میں دوست کو بتایا۔

"ٹریبونل کے ججوں کو رشوت دے کر۔"

گویا رشوت لینے والے کو اس بات کے لئے بھی آمادہ رہنا چاہیئے کہ اگر رشوت لیتے ہوئے پکڑا جائے تو اسے بھی رشوت دینا پڑے گا اور وہ ایک کبھی نہ ختم ہونے والے شیطانی چکر میں پھنس جائے گا۔

رشوت کے متعلق اخلاقی نقطہ نظر سے بحث کی جائے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ رشوت دو بڑے مقاصد کے لئے دی جا سکتی ہے یا تو انسان اپنا حق وقت سے پہلے حاصل کرنے کے لئے ناجائز طریقے کو آزماتا ہے۔ اور یا پھر اپنے غلط دعوے کی تکمیل کے لئے اس غلط طریق کار کو اپناتا ہے۔

پہلی صورت میں یہ فعل اس لئے غیر اخلاقی ہے کہ کبھی بھی کسی ناجائز طریقے سے جائز حق کو حاصل نہیں کرنا چاہیئے اس فعل کی جانب رجحان اتنا غیر اخلاقی فعل ہے کہ وہ اس جائز اور صحیح حق کو ناجائز اور باطل ثابت کرنے کے لئے کافی ہے اس معاملہ کا ایک اور پہلو بھی ہے اپنے جائز حق کے حصول کے لئے ناجائز ذرائع استعمال کرنے والے شخص کا نفسیاتی تجزیہ کیا جائے تو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ایک تو اسے حق کے جواز کا شعور نہیں اور دوسرے یہ کہ وہ قانون کی بالادستی پر یقین نہیں رکھتا۔ پہلی حالت میں وہ اپنے حق کے جواز کو غلط ثابت کر کے اس عذر سے بھی محروم ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے جائز حق کے لئے یہ ناجائز ذریعہ اختیار کر رہا ہے اور دوسری حالت میں وہ قانون کی بالادستی پر عدم اعتماد ظاہر کر کے معاشرہ اور قانون نظام میں ابتری پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔

دوسری صورت میں اپنے جائز حق اور غلط دعوے کو ثابت کرنے کے لئے رشوت کا سہارا لینا۔ اس لئے معیوب اور غیر اخلاقی فعل ہے کہ اس کے نتیجہ میں ایک اور شخص اپنے جائز حق سے محروم ہو جاتا ہے اور کسی شخص کو اپنے حق سے محروم کرنا ظلم عظیم ہے۔

گویا اس صورت میں دھوکا اور فریب سے بات آگے بڑھ کر ظلم کی سرحد میں داخل ہو جاتی ہے کسی شخص کو اپنے حق سے محروم کر دینا انسانی معاشرہ کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ اگر غیر قانونی طریقے سے کسی شخص کو ایک جائز حق سے محروم ہونا پڑے اور یہ سب کچھ صرف فریق ثانی کی رشوت کی وجہ سے ہو تو اس سے کم از کم قانون کی بالادستی کا تصور خاک میں مل جاتا ہے۔

رشوت کی لعنت کسی نہ کسی سطح پر ہر ملک میں پائی جاتی ہے اور اس کی اقسام بھی مختلف ہیں۔ نقدی کی صورت میں رشوت تو عام ہے مگر اس کے علاوہ بھی کچھ باتیں ایسی ہیں جو رشوت کے ذیل میں آتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کسی اہل کار کی بے جا خوشامد کرتے ہیں تو یہ بھی رشوت کی ایک قسم ہے۔

کسی اہل کار کو بار بار غیر ضروری طور پر سلام کرتے ہیں تو بھی رشوت کے مترادف ہے۔ کسی گاؤں کا خان جب آتا ہے تو کچھ لوگ دور ہی سے اس کو دیکھ کر دست بستہ کھڑے ہو جاتے ہیں یہ بھی رشوت ہے کیونکہ اس میں ان کی کوئی اپنی غرض کارفرما ہوتی ہے۔ ان باتوں سے میرا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ سوشل نہ ہوں۔ اپنے معاشرہ کے ساتھ اپنے سارے رشتے توڑ دو معززوں سے ملنا جلنا چھوڑ دو یہ سب کچھ زندگی کے لوازمات ہیں لیکن ان میں نیت صالح رہے۔ نیت ہی سے جزا سزا ملے گی۔

رشوت لینے اور دینے کی سزا قانون میں مقرر ہے مگر عوام پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس لعنت کو مٹانے کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لائیں تاکہ معاشرہ سے یہ لعنت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔

ہر شخص کو احساس کرنا چاہیئے کہ رشوت دینا ایک قومی جرم ہے اور رشوت دینے سے ہماری اجتماعی زندگی متاثر ہوتی ہے۔

امانت تحریکِ جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

ہومیو پیتھی سسٹم کی ادویات کے متعلق معززین کے تجربات

جوڑوں کا درد غائب

مبلغ احمدیت مکرم محترم جناب سعید کمالی یوسف صاحب (اسکنڈے نیویا) جوڑوں اور اعصاب کے درد کی عظیم دوا "پینز کیور" استعمال کرنے کے بعد لکھتے ہیں "بندہ کسار نے گھٹنے کے درد میں "پینز کیور" (Pains Cure) استعمال کر کے خدا کے فضل سے مکمل شفا پائی "کیورٹو سسٹم" کی ادویات کو حسب موقع بہت مفید پایا"۔ مکمل کورس -/۱۰ تفصیلی لٹریچر بالکل مفت منگوائیں کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور ڈاکٹر راجہ ہومیو انڈ کمپنی گولبازار ربوہ۔

درخواستِ دعا

امسال بندہ ایس وی کلاس کا امتحان دے رہا ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ مجھے اس امتحان میں نمایاں کامیابی بخشے

(محمد شریف ابن عبدی رجب علی صاحب مومن ضلع شیخوپورہ)

۲- میرے دو بچے عزیزان محمد احمد قمر و محمود احمد ناصر امسال بی کام فائنل اور فرسٹ ایئر کامرس کا امتحان دے رہے ہیں جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شوکت حسین شاد
ہیڈ کلرک سنٹرل مکینیکل ڈویژن جام شورو

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

بقیہ صفحہ اوّل

میں پیش کئے اور آپ نے پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے مفوضہ اختیارات کی بناء پر ان امیدواروں کو اسناد تقسیم فرمائیں۔

کالج کی سالانہ روداد

تقسیم اسناد کے بعد محترم قائمقام پرنسپل صاحب نے کالج کی روداد برائے ۶۹-۱۹۶۸ء مہمان خصوصی اور حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے کالج کے بلند تعلیمی معیار، حوصلہ افزا نتائج، دینیات اور اسلامی علوم پڑھانے کے خصوصی اہتمام، زائد از نصاب مجلسی سرگرمیوں اور کھیلوں کے میدان میں کالج کی نمایاں کامیابیوں کا تفصیل سے ذکر کرنے کے علاوہ لاکھوں روپے کے مصارف سے کالج کے زیر تعمیر نو کیمپس، ایم اے عربی کے علاوہ جس کی کلاسیں کالج میں سالہا سال سے جاری ہیں) ایم ایس سی فزکس کی کلاسوں کے اجراء کے انتظامات، اور اس سلسلہ میں ہزار ہا روپے کے جدید سائنسی آلات کی فراہمی کا بھی خاص طور پر ذکر کیا۔ مزید برآں کالج کے اساتذہ میں سے مکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب ایم ایس سی، اور مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی نیز طلباء میں سے منور احمد انیس کے ان قابل قدر مقالوں کا ذکر فرمایا جو نامور سائنسی رسالوں میں شائع ہوئے اور جنہیں علمی حلقوں میں بہت سراہا گیا حتیٰ کہ منور احمد انیس کے ایک علمی و تحقیقی مضمون پر بین الاقوامی شہرت کے حامل بعض سائنسدانوں کے ریویو اور مبارکباد کے خطوط موصول ہوئے۔ آپ نے کالج کے لاکھوں روپے کے بڑھتے ہوئے مصارف اور اس کے بالمقابل چند ہزار تک محدود سرکاری گرانٹ میں تدریجاً کمی پر بہت افسوس کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ اس بارہ میں متعلقہ افسران بالا ضرور کالج کی گرانٹ میں خاطر خواہ اضافہ کر دیں گے جس کا یہ کالج اپنی توسیع و ترقی اور بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیش نظر بجا طور پر مستحق ہے۔

آخر میں آپ نے کالج کے فارغ التحصیل طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ احادیث نبوی کی رو سے تعلیم اور تعلّم کا سلسلہ لامتناہی ہے اس لئے اپنے اس کام کو ختم نہ سمجھیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام اور ارشادات پر عمل کرتے ہوئے اپنی اپنی لائن میں کمال پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے انھیں یہ نصیحت بھی کی کہ انھوں نے اپنی تعلیم کے دوران جو علم حاصل کیا ہے اور اخلاقیات اور دینیات کے جو اسباق پڑھے ہیں وہ ان پر عامل بننے کی بھی پوری کوشش کریں کیونکہ علم بغیر عمل کے کچھ بھی نہیں۔

محترم ڈاکٹر حمید الدین کا خطبہ اسناد

بعدہٗ مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر حمید الدین نے انگریزی میں اپنا خطبہ اسناد ارشاد فرماتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ پاکستان کے طلباء قوم کا انتہائی قیمتی سرمایہ ہیں اور انہی پر قوم کے مستقبل کا تمام تر دارومدار ہے۔ آپ نے یاد کرایا کہ یہ قیمتی سرمایہ اس وقت تک ہی قوم و ملک کی تعمیر و ترقی میں کام آسکتا ہے کہ جب طلباء اعلیٰ اوصاف سے متصف ہوں جب ان کا مطمح نظر بلند ہو اور ان میں محنت و کوشش کے ذریعہ حصول مقصد کی لگن موجود ہو۔ اس کے بالمقابل اگر استحقاق پیدا کئے بغیر ناروا طریقوں اور ناجائز ذرائع سے کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو صلاحیتیں ماری جاتی ہیں جس سے قومی تعمیر و ترقی کا متاثر ہونا ضروری ہے۔ آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ بہت سے طلباء ان خرابیوں کا شکار ہوتے جا رہے ہیں تعلیم اور مذہب کے معاملہ میں ان کا رویہ دن بدن فریب کاری اور خود فریبی کا آئینہ دار بنتا جا رہا ہے۔ جہاں ایک طرف وہ استحقاق پیدا کئے بغیر ڈگریاں حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس کی خاطر امتحانات میں ناجائز طریقے اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے وہاں وہ اسلام پر ایمان لانے کے باوجود اس پر عمل کرنا ضروری نہیں سمجھتے اور پھر بھی وہ سمجھتے ہیں کہ وہ پکے اور سچے مسلمان ہیں۔

آپ نے فرمایا ایسے طلباء خود اس صورتحال کے ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ معاشرہ میں بگاڑ و انحطاط کی ایک عام کیفیت اس کی ذمہ دار ہے۔ اس ضمن میں آپ نے معاشرہ کے بعض طبقوں میں بگاڑ و انحطاط اور اس کے افسوسناک نتائج کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ اگر ہمارے طلباء خلوص و صداقت، حقیقت پسندی اور حصول کامیابی کے جائز استحقاق سے پوری طرح متصف ہو جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو دنیا کی عظیم ترین طاقتوں میں شمار ہونے سے نہیں روک سکتی۔ وہ یقیناً اس پوزیشن میں ہوگا کہ دوسروں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں ان کا ہاتھ بٹائے اور انہیں سہارا دے۔ بصورت دیگر خود پاکستان کا اپنی تعمیر و ترقی کو برقرار رکھتے ہوئے بام عروج پر پہنچنا محال ہو جائے گا۔ آپ نے طلباء کو خیر و شر کی صلاحیتوں میں تمیز کرنے خیر و شر کا تجزیہ کرکے صحیح راہ عمل اختیار کرنے اور اپنے اندر قیادت کی صلاحیت پیدا کرکے صحیح معنوں میں اپنے آپ کو قوم کا انتہائی قیمتی سرمایہ ثابت کرنے کی پرزور تلقین فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے فرمان لاتقنطوا من رحمۃ اللہ کا حوالہ دے کر طلباء، ان کے والدین، اساتذہ اور ان تمام طبقوں کو جن پر اصلاح احوال کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے توجہ دلائی کہ وہ مایوس نہ ہوں کیونکہ اگر حوصلہ مندی سے کام لیا جائے اور پورے طور پر کوشش کی جائے تو طلباء کو غلط قسم کے رجحانات سے ہٹا کر ان کی فطرت صحیحہ اور تعمیری و تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنا اور نکھارنا مشکل نہیں ہے۔

آخر میں آپ نے طلباء اور دیگر سامعین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا جہاں تک آپ لوگوں کا تعلق ہے جو یہاں ہال میں بیٹھے ہوئے ہیں میں آپ کا مداح ہوں۔ میں مداح ہوں اس نظم و ضبط کا جس کا آپ بالعموم اپنے روزمرہ کے معاملات میں اور بالخصوص طالب علم کی حیثیت سے اپنی زندگی میں مظاہرہ کرتے ہیں۔ مجھے کام میں مصروفیت کے دوران بھی اور کھیل کے میدان میں بھی آپ لوگوں کو دیکھنے کے کافی مواقع ملتے رہے ہیں اور ہر چند کہ مجھے تعلیمی میدان میں اور کھیلوں سے متعلق سرگرمیوں میں آپ کی شاندار کامیابیوں پر آپ کو ضرور مبارکباد دینی چاہیئے تاہم میں سمجھتا ہوں آپ مستحق ہیں اس بات کے کہ آپ کے جذبہ نظم و ضبط، مناسب و متوازن کردار اور مسلسل رونما ہونے والی مشکلات کا مقابلہ کرنے میں آپ کی جرأت و حوصلہ مندی پر آپ کو اس سے کہیں بڑھ کر مبارکباد دی جائے۔ آپ امتحانوں میں اپنے نتائج کی شرح اور حاصل ہونے والے وظائف کی تعداد پر بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں مزید براں آپ بلحاظ کارکردگی حسن و خوبی کے اس اعلیٰ معیار پر بھی بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں جو آپ کی مختلف مجالس مثلاً کالج یونین، مجلس ارشاد، الجمعیۃ العربیہ، بزم اردو، سائنس سوسائٹی، بایولوجی سوسائٹی، مجلس ریاضیات، بزم شماریات، پولیٹیکل سائنس سوسائٹی، بزم تاریخ، بزم فارسی اور بزم اقتصادیات نے دوران سال حاصل کی۔

تقسیم انعامات

مہمان خصوصی کے اس پر معز و فکر انگیز خطبہ اسناد کے بعد جلسہ تقسیم انعامات کی کارروائی عمل میں آئی۔ بعدہٗ محترم پروفیسر ڈاکٹر حمید الدین صاحب نے تعلیمی امتحانات اور کھیلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔

محترم سید محمد ہاشم صاحب بخاری وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۳۰ ۔ احسان ۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم سید محمد ہاشم صاحب بخاری سابق مبلغ غانا و سیرالیون حال انسپکٹر اصلاح و ارشاد ۲۸ احسان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۸ جون ۱۹۶۹ء بروز ہفتہ صبح ساڑھے دس بجے بعمر ۶۷ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عشاء امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ بعدہٗ آپ کے جسد خاکی کو قبرستان عام میں امانتاً سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے ہی کرائی۔

مرحوم حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقیقی بھانجے تھے۔ آپ مولوی فاضل ہونے کے علاوہ او۔ ٹی۔ پاس تھے۔ آپ نے تعلیم و تدریس کا پیشہ اختیار کیا اور عرصہ دراز تک بطور مدرس کام کرنے اور ریٹائر ہونے کے بعد آپ نے اپنے آپ کو خدمت اسلام کے لئے پیش کیا۔ آپ کو ۱۹۶۱ء میں وکالت تبشیر کی طرف سے اعلائے کلمہ اسلام کی غرض سے مغربی افریقہ بھجوایا گیا۔ چنانچہ آپ کو قریباً چار سال تک غانا اور سیرالیون میں بطور مبلغ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ مغربی افریقہ سے واپس آنے کے بعد آپ نظارت اصلاح و ارشاد میں انسپکٹر مقرر ہوئے۔ اس وقت سے آپ اسی حیثیت سے خدمات بجا لا رہے تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷